صحیح بخاری

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال رسول الله ﷺ إنما الأعمال بالنيات

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

صحیح بخاری

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ
حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

ہیں" اب وہی یہودی ان کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر ہے اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی توہین شروع کر دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا' یا رسول اللہ! یہی وہ چیز تھی جس سے میں ڈرتا تھا۔

واقعہ میں حضرت جبریل" کا ذکر آیا ہے۔ یہی حدیث اور باب میں مطابقت ہے۔ یہودیوں کی حماقت تھی کہ وہ جبریل علیہ السلام فرشتے کو اپنا دشمن کہتے تھے۔ حالانکہ فرشتے اللہ کے حکم کے تابع ہیں جو کچھ حکم الٰہی ہوتا ہے وہ بجالاتے ہیں۔

٧- باب قَوْلِهِ : ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نَنْسَأْهَا﴾

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ﴿ ماننسخ من آیۃ او ننسھا ﴾ الایۃ کی تفسیر

یعنی "ہم جب بھی کسی آیت کو منسوخ کر دیتے یا اسے بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر آیات لاتے ہیں۔"

٤٤٨١- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَقْرَؤُنَا أُبَيٌّ، وَأَقْضَانَا عَلِيٌّ، وَإِنَّا لَنَدَعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذَاكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ : لا أَدَعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسأْهَا﴾ تأت بخير منها.

[طرفه في :٥٠٠٥].

(۴۴۸۱) ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا' کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' ان سے حبیب نے' ان سے سعید بن جبیر نے اور ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' ہم میں سب سے بہتر قاری قرآن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ علی رضی اللہ عنہ میں قضاء یعنی فیصلے کرنے کی صلاحیت ہے۔ اس کے باوجود ہم ابی رضی اللہ عنہ کی اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے جو ابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن آیات کی بھی تلاوت سنی ہے' میں انہیں نہیں چھوڑ سکتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ﴿ ماننسخ من آیۃ او ننسھا ﴾ الخ ہم نے جو آیت بھی منسوخ کی یا اسے بھلایا تو پھر اس سے اچھی آیت لائے۔"

تشریح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ گو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ قرآن مجید کے قاری ہیں مگر بعض آیتیں وہ ایسی بھی پڑھتے ہیں جن کی تلاوت منسوخ ہو گئی ہے کیونکہ ان کو نسخ کی خبر نہیں پہنچی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ کوئی کیسا ہی بڑا عالم ہو مگر اس کی سب باتیں ماننے کے قابل نہیں ہوتیں۔ خطا اور لغزش ہر ایک عالم سے ممکن ہے۔ بڑا ہو یا چھوٹا' معصوم عن الخطاء صرف اللہ کے نبی و رسول ہوتے ہیں جو براہ راست اللہ سے ہمکلامی کا شرف پاتے ہیں' باقی کوئی نہیں ہے۔ مقلدین ائمہ اربعہ کو اس سے سبق لینا چاہیے۔ جن کی تقلید پر جمود نے مذاہب اربعہ کو ایک مستقل چار دینوں کی حیثیت دے رکھی ہے۔ ہر حنفی' شافعی کو بنظر حقارت دیکھتا ہے اور ہر شافعی' حنفی کو دیکھ کر چراغ پا ہو جاتا ہے' الا ماشاء اللہ۔ یہ کس قدر افسوسناک بات ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہرگز ایسا تصور نہیں رکھتے تھے کہ ان کے ناموں پر فقہی مسلک کو ایک مستقل دین کی حیثیت دے کر امت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ کہنے والے نے سچ کہا ہے ؎

دین حق را چار مذہب ساختند　　رخنہ در دین نبی انداختند

٤٥٤٣- وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَيْنَا ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

(۴۵۴۳) اور ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا' ان سے سفیان ثوری نے' ان سے منصور اور اعمش نے' ان سے ابوالضحیٰ نے' ان سے مسروق نے اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ہمیں پڑھ کر سنایا پھر شراب کی تجارت حرام کر دی۔

٥٣- باب قوله ﴿وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللهِ﴾

باب آیت ﴿واتقوا یوماً ترجعون فیه الی الله﴾ کی تفسیر

یعنی "اور اس دن سے ڈرتے رہو جس دن تم سب کو اللہ کی طرف واپس جانا ہے۔"

٤٥٤٤- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ آيَةُ الرِّبَا.

(۴۵۴۴) ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا' ان سے عاصم بن سلیمان نے' ان سے شعبی نے اور ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آخری آیت جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی وہ سود کی آیت تھی۔

تشریح دوسری روایت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی صراحت ہے کہ آخری آیت جو نازل ہوئی وہ آیت ﴿ وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ إِلَى اللّٰهِ ﴾ (البقرة: ۲۸۱) تھی۔ حضرت امام بخاری نے یہ روایت لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مراد آیت ربوا سے یہی آیت ہے۔ اس طرح باب کی مطابقت بھی حاصل ہو گئی۔

٥٤- باب قوله ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ، فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾

باب آیت ﴿وان تبدوا مافی انفسکم او تخفوه﴾

کی تفسیر یعنی "اور جو خیال تمہارے دلوں کے اندر چھپا ہوا ہے اگر تم اس کو ظاہر کر دو یا اسے چھپائے رکھو ہر حال میں اللہ اس کا حساب تم سے لے گا' پھر جسے چاہے بخش دے گا اور جسے چاہے عذاب کرے گا اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔"

٤٥٤٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّهَا قَدْ نُسِخَتْ ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ الآيَةَ. [طرفه في: ٤٥٤٦].

(۴۵۴۵) ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا' کہا ہم سے مسکین بن بکیر حرانی نے بیان کیا' ان سے شعبہ نے' ان سے خالد حذاء نے' ان سے مروان اصفر نے اور ان سے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی یعنی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ آیت "اور جو کچھ تمہارے نفسوں کے اندر ہے اگر تم ان کو ظاہر کر دیا چھپائے رکھو" آخر تک' منسوخ ہو گئی تھی۔

تشریح امام احمد نے مجاہد سے نکالا کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت ﴿ وان تبدوا ما فی انفسکم ﴾ پڑھی اور رونے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت اتری تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت رنج ہوا اور کہنے لگے یارسول اللہ! ہم تو تباہ ہو گئے کیونکہ دل ہمارے ہاتھ میں نہیں ہیں اور دلوں میں طرح طرح کے خیال آتے ہی رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہو (سمعنا واطعنا) پھر آیت ﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ ﴾ (البقرۃ: ۲۸٦) نے اس کو منسوخ کر دیا۔

٥٥- باب قوله ﴿آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ﴾

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِصْرًا : عَهْدًا، وَيُقَالُ غُفْرَانَكَ مَغْفِرَتَكَ فَاغْفِرْ لَنَا.

باب آیت ﴿ آمن الرسول بما انزل الیه من ربه ﴾ الخ کی تفسیر یعنی "پیغمبر ایمان لائے اس پر جو ان پر اللہ کی طرف سے نازل ہوا۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ "اصرا" عہد وعدہ کے معنی میں ہے اور بولتے ہیں "غفرانک" یعنی ہم تیری مغفرت مانگتے ہیں، تو ہمیں معاف کر دے۔

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایمانی کیفیت کا وہ بیان ہے کہ وہ حکم ﴿ وان تبدوا ما فی انفسکم ﴾ الخ پر ایمان لے آئے اور سمعنا و اطعنا کہنے لگے۔ بعد میں اللہ نے ان کے حال پر رحم فرما کر آیت ﴿ لا یکلف الله ﴾ سے اس حکم کو منسوخ قرار دے دیا۔

٤٥٤٦- حدّثني إسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا رَوْحٌ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: أَحْسِبُهُ ابْنَ عُمَرَ ﴿وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ﴾ قَالَ : نَسَخَتْهَا الآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا.

(۴۵۴۶) مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، انہیں روح بن عبادہ نے خبر دی، انہیں شعبہ نے خبر دی، انہیں خالد حذاء نے، انہیں مروان اصفر نے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے، کہا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ انہوں نے آیت ﴿ وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ ﴾ کے متعلق بتلایا کہ اس آیت کو اس کے بعد کی آیت ﴿ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها ﴾ نے منسوخ کر دیا ہے۔

[طرفه في: ٤٥٤٦].

پہلی آیت کا مفہوم یہ تھا کہ تمہارے نفسوں کے وساوس پر بھی مواخذہ ہو گا۔ یہ معاملہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت شاق گزرا اور واقعی شاق بھی تھا کہ وساوس نفسانی دلوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ آیت ﴿ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها ﴾ نے اس آیت کو منسوخ کر دیا اور محض وساوس نفسانی پر گرفت نہ ہونے کا اعلان کیا گیا جب تک ان کے مطابق عمل نہ ہو۔

[٣] سُورَةُ آلِ عِمْرَانَ

تُقَاةٌ ﴿وَتَقِيَّةٌ﴾ وَاحِدَةٌ، صِرٌّ: بَرْدٌ شَفَا حُفْرَةٍ مِثْلُ شَفَا الرَّكِيَّةِ وَهُوَ حَرْفُهَا: تُبَوِّىءُ: تَتَّخِذُ مُعَسْكَرًا. الْمُسَوَّمُ الَّذِي لَهُ سِيمَاءُ بِعَلاَمَةٍ، أَوْ بِصُوفَةٍ، أَوْ بِمَا كَانَ رِبِّيُّونَ الْجَمِيعُ، وَالْوَاحِدُ رِبِّيٌّ تَحُسُّونَهُمْ

سورۂ آل عمران کی تفسیر

الفاظ تقاۃ و تقیة دونوں کا معنی ایک ہے، یعنی بچاؤ کرنا۔ صر کا معنی برد یعنی سرد ٹھنڈک شفا حفرۃ کا معنی گڑھے کا کنارہ جیسے کچے کنویں کا کنارہ ہوتا ہے۔ تبوی یعنی تو لشکر کے مقامات پڑاؤ تجویز کرتا تھا۔ مورچے بنانا مراد ہیں۔ مسومین مسوم اس کو کہتے ہیں جس پر کوئی نشانی ہو مثلاً پشم یا اور کوئی نشانی۔ ربیون جمع ہے اس کا واحد ربی ہے